۱۲ شوّالُ المکرّم ۱۴۴۰ھ کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 49)

کیا جِنّات غیب جانتے ہیں؟

- آبِ زَم زَم کھڑے ہو کر پینے کی حکمت؟ 03
- ایک انگلی سے کھانا شیطان کا کام ہے، کی وضاحت 04
- کسی کے بارے میں نظر لگانے کا گمان کرنا کیسا؟ 07
- "حوضِ کوثر" کے بارے میں دِلچسپ معلومات 18

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کیا جنّات غیب جانتے ہیں؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۴ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔**[2]

کیا جِنّات غیب جانتے ہیں؟

سُوال: جِنّ کی حاضری والے سے لوگ گزشتہ یا آئندہ کی باتیں پوچھتے ہیں، کیا ایسا کرنا دُرست ہے؟

جواب: لوگوں کو جب معلوم ہوتا ہے کہ فلاں پر جِنّ آگیا ہے تو اس سے سوال جواب شروع کر دیتے ہیں حالانکہ جِنّات سے غیب کی باتیں پوچھنا حرام اور شدید حماقت ہے بلکہ اگر یہ عقیدہ ہوا کہ جِنّات مستقبل کی خبریں بتا سکتے ہیں تو یہ کفر ہوگا[3] کیونکہ قرآنِ پاک میں صراحت ہے کہ جِنّات کو غیب کا علم نہیں ہے۔[4] جِنّات کے لیے گزشتہ خبریں بتانا ممکن ہے کیونکہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ایک جِنّ اور ایک فرشتہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ اس جِنّ کو ہمزاد کہتے ہیں[5] چونکہ یہ ہمزاد بچپن سے اس کے ساتھ ہوتا ہے تو اس کو بہت ساری باتیں اس شخص کی یاد ہوتی ہیں اور یہی ہمزاد حاضری والے

1 ...... یہ رِسالہ ۱۲ شَوَّالُ الْمُکَرَّم ۱۴۴۰ھ بمطابق 15 جون 2019 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... معجمِ کبیر، باب الحاء، حسن بن حسن بن علی عن ابیہ، ۳/ ۸۲، حدیث: ۲۷۲۹ دار احیاء التراث العربی بیروت

3 ...... فتاویٰ افریقہ، ۱۷۵-۱۷۹ ملخصاً نوری کتب خانہ مرکز الاولیا لاہور

4 ...... جیسا کہ اِرشادِ ربانی ہے: ﴿تَبَیَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ﴾ (پ۲۲، السبا: ۱۴) ترجمۂ کنزالایمان: جِنّوں کی حقیقت کُھل گئی اگر غیب جانتے ہوتے اس خواری کے عذاب میں نہ ہوتے۔

5 ...... مسلم، کتاب صفة القیامة والجنة والنار، باب تحریش الشیطان... الخ، ص ۱۱۵۸، حدیث: ۷۱۰۹ دار الکتاب العربی بیروت

جِنّ کو یہ گزشتہ باتیں بتادیتا ہے جس کی وجہ سے یہ جِنّ درست خبریں دے رہا ہوتا ہے[1] مثلاً ”بچپن میں اس کو ٹائیفائیڈ ہو گیا تھا اور اس کے بچنے کی امید نہیں رہی تھی“ یا ”ڈاکٹر نے آپریشن کا کہا تھا مگر فلاں نے علاج کیا تو بغیر آپریشن کے ٹھیک ہو گیا تھا وغیرہ“ اور لوگ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ یہ بڑا پہنچا ہوا ہے۔ یوں یہ لوگ اس جِنّ کی باتوں میں آجاتے ہیں حالانکہ اس نے کوئی غیب کی بات نہیں بتائی ہوتی بلکہ ماضی کی ساری باتیں اس ہمزاد سے سن کر بتائی ہوتی ہیں۔ مسئلہ مستقبل کی خبروں کا ہوتا ہے لہٰذا آیندہ کی خبریں نہ پوچھی جائیں کہ ”فلاں کام ہو گا یا نہیں ہو گا، مجھے فلاں جگہ نوکری ملے گی یا نہیں ملے گی یا فلاں جگہ شادی کرنا چاہتا ہوں تو شادی ہو گی یا نہیں، میرا بچہ ٹھیک ہو گا یا نہیں ہو گا وغیرہ وغیرہ“ یہ باتیں جنّات سے پوچھنے کی نہیں ہیں کہ اس میں ایمان کا خطرہ ہے کیونکہ اگر یہ عقیدہ رکھ کر پوچھا کہ جنّات غیب بتا سکتے ہیں تو پوچھنے والا کافر ہو جائے گا، مگر افسوس فی زمانہ جگہ جگہ یہ کاروبار چل رہے ہیں۔ اللہ پاک مسلمانوں کو اس سے نجات عطا فرمائے۔

اگر کسی پر سواری آتی ہو اور وہ کسی بزرگ کا نام لے کہ میں فلاں ہوں تب بھی کسی مضبوط عامل سے علاج کروالینا چاہیے کیونکہ وہ حقیقت میں جِنّ ہی ہوتا ہے۔ جب علاج ہو گا تو وہ جِنّ بھاگ جائے گا۔ بعض اوقات خاندان میں بھی اس طرح کے لوگ ہوتے ہیں جو سواری آنے کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں کیونکہ اس سے ان کی کمائی ہوتی ہے ورنہ کم از کم واہ واہ تو ہوتی ہی ہے کیونکہ لوگ ان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں اور یوں ان کو مزہ آتا ہے۔ اگر ایسوں کو سمجھایا جائے تو برا بھلا کہنا شروع کر دیتے ہیں۔

”اس پر شیطان ہے یا یہ شیطان لگتا ہے“ کہنا کیسا؟

سُوال: ”اس پر شیطان ہے یا یہ شیطان لگتا ہے“ کسی کے بارے میں اس طرح کے جملے کہنے کی کیا حقیقت ہے اس حوالے سے راہ نمائی فرما دیجیے؟

جواب: شرارتی جِنّ کو شیطان بولتے ہیں۔ کسی کے بارے میں کہنا کہ اس پر شیطان ہے تو یہ اس وجہ سے بھی بول دیا جاتا ہے کہ اس پر جِنّ کا اثر ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ بہت تکلیف میں آجاتا ہے۔ بعض اوقات وہ جِنّ کسی کے اندر سے

1 ..... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۳۲۲ - ۳۲۳ ماخوذاً مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

بولنا شروع کر دیتا ہے جیسے عام طور پر حاضری آنا بولتے ہیں اس طرح جِنّ کا بولنا بھی ممکن ہے۔ مگر اس میں جنّات جھوٹ بہت بولتے ہیں مثلاً میں فلاں مزار والا ولی ہوں یا میں غوث پاک ہوں حالانکہ کوئی بھی ولی یا غوث پاک یہ کام نہیں کیا کرتے۔ بے پردہ عورتیں حاضریوں والے معاملات میں زیادہ مبتلا ہوتی ہیں اور کسی بے پردہ عورت پر جِنّ کا آجانا اور یہ کہنا کہ میں "غوث پاک" ہوں صریح جھوٹ ہے کیونکہ میرے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے زندگی بھر پردے کی تعلیم دی ہے وہ وفات کے بعد مَعَاذَ اللہ کس طرح کسی بے پردہ عورت پر آسکتے ہیں لہٰذا جب کسی پر جِنّ آئے اور وہ اس طرح کی باتیں کرے تو یقیناً وہ جِنّ جھوٹ بول رہا ہے اس کے چکر میں نہ پڑا جائے۔

بغیر وضو دُرُودِ پاک پڑھنے کا شرعی حکم

سُوال: کیا بغیر وضو دُرُودِ پاک پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: بغیر وضو دُرُودِ پاک پڑھ سکتے ہیں۔ "قرآنِ پاک کی تلاوت بھی کر سکتے ہیں البتہ بغیر وضو قرآنِ پاک کو چُھو نہیں سکتے۔"(1)

آبِ زمزم کھڑے ہو کر پینے کی حکمت

سُوال: کیا آبِ زم زم شریف بیٹھ کر نہیں پی سکتے؟ نیز اسے کھڑے ہو کر کیوں پیتے ہیں اور کھڑے ہو کر پینے میں کیا حکمتیں ہیں؟

جواب: آبِ زم زم شریف بیٹھ کر پینا بھی جائز ہے البتہ کھڑے ہو کر پینا مُسْتَحَب اور کارِ ثواب ہے۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آبِ زم زم شریف کو کھڑے ہو کر پیا(2) تو کھڑے ہو کر پینا ہم غلاموں کے لیے سنت ہو گئی اور یہ سب سے بڑی حکمت ہے۔ آبِ زم زم کی طرح وضو کا بچا ہوا پانی بھی کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے۔ اگر کھڑے ہو کر پئیں تو یہ پورے جسم میں سرائیت کرتا ہے اور اس میں شفا ہے۔ وضو کے بچے ہوئے پانی کے بارے میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے لکھا ہے کہ اس میں 70 بیماریوں سے شِفا ہے(3) اور زم زم شریف میں تو 70 کا

---

1. درمختار مع ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، مطلب یطلق الدعاء علی ما یشمل الثناء، ۱/۳۴۸ دار المعرفۃ بیروت
2. مسلم، کتاب الاشربۃ، باب فی الشرب من زمزم قائماً، ص ۸۶۲، حدیث: ۵۲۸۰
3. فتاویٰ رضویہ، ۴/۵۷۵ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

حساب ہی نہیں یہ تو شِفا ہی شِفا ہے اور صِرف شِفا نہیں بلکہ یہ پیتے وقت جو بھی دُعا مانگی جائے وہ قبول ہے۔[1]

یہ زم زم اس لئے ہے جس لئے اس کو پئے کوئی

اسی زم زم میں جنت ہے اسی زم زم میں کوثر ہے (ذوقِ نعت)

منگل اور بدھ کو بڑا گوشت نہ بیچنے کی شرعی حیثیت

سُوال: گوشت فروش منگل اور بدھ کو بڑا گوشت نہیں بیچتے اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: گوشت اور جانوروں کی بچت کی خاطر ہمارے یہاں منگل اور بدھ بلکہ شاید تین دن تک گوشت بیچنا قانونی لحاظ سے منع ہوتا ہے لیکن گوشت فروش چھپ چھپا کر بیچ رہے ہوتے ہیں۔ جس طرح کتے کے منہ میں ہڈی دیکر خاموش کروایا جاتا ہے تو اسی طرح انتظامیہ کے رشوت خور افراد بھی رشوت کھا کر آنکھ آڑے کان کرتے ہیں یا بعض گوشت فروشوں کی انتظامیہ کے لوگوں سے ترکیب ہوتی ہے تو وہ چھٹی والے دن بھی گوشت بیچ رہے ہوتے ہیں۔ یاد رہے کہ چھٹی والے دن گوشت بیچنا شرعاً منع نہیں ہے لیکن ہمیں قانون کی پابندی بھی کرنی چاہیے، یہ قانون تو ہمارے بھلے کے لیے ہی ہے اور ویسے بھی سبزی اور مچھلی کھانا صحت کے لیے مفید ہے لہٰذا گوشت نہ ملنے کے بہانے مچھلی، سبزی اور دال کھانے کی باری بھی آئے گی لیکن بعض لوگ ناغے کے دن سے پہلے سے ہی فریزر میں گوشت بھر کر رکھ لیتے ہیں۔

ایک انگلی سے کھانا شیطان کا کام ہے، کی وضاحت

سُوال: آپ نے اپنی کتاب ”فیضانِ سُنت“ میں تحریر فرمایا ہے کہ ایک انگلی سے کھانا شیطان کا کام ہے لیکن جب برتن کو صاف کیا جا رہا ہوتا ہے تو بسا اوقات جو تھوڑا سا سالن رہ جاتا ہے اُسے انگوٹھے سے صاف کرنا پڑتا ہے اور پھر بندہ اسی کو چاٹ لیتا ہے تو کیا یہ بھی ایک انگلی سے کھانا کہلائے گا؟ اگر ایسا ہے تو پھر برتن کو کس طرح صاف کیا جائے کہ ایک انگلی سے کھانے والی صورت در پیش نہ آئے؟

---

1 ..... ابن ماجه، كتاب الحج، باب الشرب من زمزم، ٣/٤٩٠، حديث: ٣٠٦٢ ماخوذاً دار المعرفة بيروت

www.dawateislami.net

جواب: پہلے تو یہ طے کر لیجیے کہ یہ کھانا ہے یا چاٹنا؟ نیز ایک انگلی سے کھانے کو شیطان کا طریقہ ضرور لکھا ہے[1] لیکن اسے ناجائز یا گناہ نہیں کہہ سکتے اور پھر یہ کہ جہاں ضرورت ہو وہاں استثنا ہوتا ہی ہے۔ اگر کوئی ایسی چیز ہے جو ایک ہی انگلی سے کھائی جا سکتی ہے مثلاً آپ کو حکیم صاحب کا معجون کھانا ہے اور آپ کے پاس چمچ نہیں ہے تو کیا تین انگلیوں سے معجون کا نوالہ بنا کر کھائیں گے؟ ظاہر ہے ایک انگلی سے ہی اُٹھا کر کھائیں گے۔ اسی طرح برتن کو چاٹنا بھی تین انگلیوں سے مشکل ہے ایک ہی انگلی سے چاٹا جا سکے گا۔ اسے یوں سمجھیے کہ بعض اوقات لوگ ہاتھ ملاتے وقت تھوڑا سا جھک جاتے ہیں تو تھوڑا جھکنا مکروہِ تنزیہی ہے اور اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائیں تو گھٹنوں تک پہنچ جائیں جو رکوع کی ادنیٰ مقدار ہے ملاقات میں اتنا جھکنا حرام ہے۔[2] مگر لوگوں کی ایک تعداد ہے جو اس میں مبتلا ہے، بالخصوص ہم لوگوں کو اس سے بڑا واسطہ پڑتا ہے کہ بعض لوگ ہم سے ملتے وقت Respect (احترام) میں اتنا جھک جاتے ہیں کہ وہ حرام کی حد تک ہوتا ہے۔ اب اگر کوئی کسی کا ہاتھ چومتا ہے تو اس میں بھی جھکنا پایا جاتا ہے لیکن اگر کوئی صرف ہاتھ ملانے کے لیے رکوع کی حد تک جھکے گا تو گناہ گار ہوگا اور ہاتھ چومنے کے لیے جھکے گا تو گناہ گار نہیں ہوگا کیونکہ ہاتھ چومنے کے لیے جھکنا ضروری ہے اور بغیر جھکے ہاتھ کھینچ کر نہیں چوم سکتے کہ اس میں سامنے والے کی Respect (احترام) نہیں ہوگی۔ اسی طرح اگر کوئی چیز کسی کے پاؤں کے پاس جا گری تو اُسے اٹھانے کے لیے جھکنا پڑے گا اور اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے کیونکہ ضرورت ہے تو جس طرح بعض صورتوں میں گھٹنوں تک جھکنے میں حرج نہیں ہے اسی طرح بعض صورتوں میں ایک انگلی سے کھانے میں بھی حرج نہیں ہے۔ یاد رکھیے! کسی سے ملتے وقت اتنا نہ جھکا کریں کہ رکوع کی حد تک پہنچ جائیں بلکہ نارمل رہا کریں اور تھوڑا بھی نہ جھکا کریں لیکن عام طور پر لوگ تھوڑا جھک جاتے ہیں اور اسے ملنساری کا انداز سمجھتے ہیں حالانکہ ملنساری اگر سنّت سے ہٹ جائے تو وہ ملنساری نہیں رہتی کچھ اور ہو جاتی ہے۔

وِتر میں دُعائے قنوت کی جگہ کچھ اور پڑھنا

سُوال: کیا وِتر میں دُعائے قنوت کی جگہ کچھ اور پڑھ سکتے ہیں؟

---

1 ...... جامع صغیر، حرف الھمزۃ، ص ۱۸۴، حدیث: ۳۰۷۴ دار الکتب العلمیۃ بیروت - فیضانِ سنت، ۱/ ۲۴۴ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

2 ...... بہارِ شریعت، ۳/ ۴۶۴، حصہ ۱۶: مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

جواب: جی ہاں! اگر دُعائے قنوت نہیں آتی تو اس کی جگہ رَبِّ اغۡفِرۡلِیۡ یا اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ کہہ لیجئے اور اگر یہ کہنا بھی نہیں آتا تو یَا رَبِّ تین مرتبہ کہہ لیجئے۔[1]

رَبِّ اغۡفِرۡلِیۡ کا مطلب

سُوال: رَبِّ اغۡفِرۡلِیۡ کا مطلب بتا دیجئے۔

جواب: اس کا مطلب ہے: پروردگار! میری مَغۡفِرَت فرما۔

نابینا کی امامت کا شرعی حکم

سُوال: کیا نابینا نماز کی امامت کر سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! نابینا بالکل امامت کر سکتا ہے جبکہ امامت کی دیگر شرائط پر پورا اُترتا ہو۔[2]

ایک رکعت میں تین سجدے کر لیے تو کیا حکم ہے؟

سُوال: نماز کی ایک رکعت میں دو سجدے ہوتے ہیں اگر تین سجدے کر لیے تو نماز میں فرق پڑے گا؟

جواب: ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہوتے ہیں۔[3] اگر جان بوجھ کر تین سجدے کیے تو نماز وَاجِبُ الۡاِعَادَہ ہو گی یعنی دوبارہ پڑھنا واجب ہو گی۔[4] اور اگر بھول کر تین سجدے کیے تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہو گا۔[5] اور اگر ایک سجدہ کیا تو نماز ہی نہیں ہو گی۔

---

1. فتاویٰ رضویہ، ۸/۱۵۸
2. اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: غلام، دیہاتی اور نابینا کا حکم بھی یہی ہے اگر حاضرین میں سے کوئی دوسرا امامت کے لائق نہ ہو تو خود بخود ان کو مقدم کرنا واجب ہو گا اور اگر کوئی دوسرا بھی لائقِ امامت حاضر ہو لیکن یہ لوگ مسائلِ نماز و طہارت میں اس پر فوقیت رکھتے ہوں تو پھر بھی انہی کو امام بنانا اولیٰ ہے چہ جائیکہ ان میں کراہت ہو بلکہ ایسی صورت میں دوسرے کو مقدم کرنا مکروہ ہو گا، کیونکہ وُہ دوسرا ان سے ادنیٰ ہے البتہ اگر دوسرا ان سے زیادہ دانا اور صاحبِ علم ہو یا دونوں مذکورہ علم میں ہمسر اور برابر ہوں تو اس وقت ان کی امامت مکروہ ہو گی اور وہ بھی مکروہِ تنزیہی، اس سے زیادہ نہیں یعنی خلافِ اولیٰ ہو گی۔ (فتاویٰ رضویہ، ٦/۴٦۸ ملتقطاً)
3. بہارِ شریعت، ۱/۵۱۳، حصہ: ۳
4. درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ۲/٦۵۵ ماخوذاً - بہارِ شریعت، ۱/۷۰۸، حصہ: ۴ ماخوذاً
5. بہارِ شریعت، ۱/۵۲۰، حصہ: ۳

مہرِ نبوّت کہاں تھی؟

سُوال: کیامہر مبارک ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک پیشانی پر تھی؟

جواب: مہرِ نبوت پیٹھ مبارک میں دو شانوں کے بیچ میں تھی۔[1] مبارک پیشانی پر ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

نظر لگنے کی وجہ سے تعلُّقات ختم کرنا کیسا؟

سُوال: کسی کے بارے میں اگر یہ شک ہو جائے کہ میں اس سے ملتا ہوں تو مجھے نظر لگ جاتی ہے تو کیا اس بنا پر اس سے تعلُّقات کم کر سکتے ہیں؟

جواب: اس بات کا ثبوت کیسے ہو کہ فلاں کی نظر مجھے لگ ہی جاتی ہے، چونکہ اس کا کوئی ثبوت نہیں لہٰذا میں کیسے کہہ دوں کہ ایک مسلمان سے بالکل رشتہ ناطہ ختم کر دیں۔ ایک دو بار اتفاقی طور پر ایسا ہوا کہ ملاقات ہوئی اور کچھ ہو گیا تو وہم پالنے کے بجائے نظر نہ لگنے کا کوئی علاج کیا جائے اور ایسے اَوراد و وَظائف پڑھے جائیں کہ نظر نہ لگے۔ شجرۂ قادریہ رضویہ، مدنی پنج سورہ اور مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے رِسالے "بیمار عابد" میں بھی نظرِ بد سے بچنے کے اَوراد و وَظائف مل جائیں گے۔

کسی کے بارے میں نظر لگانے کا گمان کرنا کیسا؟

سُوال: کسی کے بارے میں یہ سوچ لینا کہ اس سے جب بھی ملتا ہوں مجھے نظر لگ جاتی ہے، کیا ایسا گمان شرعاً قابلِ گرفت ہے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: ظاہر ہے اگر اُسے پتا چلے گا کہ فلاں میرے بارے میں یہ کہتا ہے کہ جب بھی وہ مجھ سے ملتا ہے تو اسے میری نظر لگ جاتی ہے تو اُسے برا لگے گا، اس کی دل آزاری ہو گی اور وہ یہ سوچے گا کہ میں کیا منحوس ہوں؟

شیطان کے وسوسوں سے نجات حاصل کرنے کا طریقہ

سُوال: ہم لوگ شیطان کے وسوسوں میں پڑ جاتے ہیں تو ان سے کیسے نجات حاصل کی جا سکتی ہے؟

جواب: شیطان کا کام ہی وسوسے ڈالنا ہے اور اس نے چیلنج بھی کیا ہوا ہے کہ میں تیرے بندوں کو بہکاؤں گا مگر ساتھ

---

1 ...... ترمذی، کتاب المناقب، باب(ت:۱۹)، ۵/۳۶۴، حدیث:۳۶۵۸ دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

میں اس نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ مخلصین کو بہکانے میں کامیاب نہیں ہو گا۔[1] قرآنِ کریم میں ہے کہ اللہ پاک کے مُخلِص بندے شیطان کے بہکاوے میں نہیں آئیں گے لیکن پھر بھی وہ مُخلصین کو بہکانے کی کوشش کرے گا جیسا کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھی وسوسے ڈالنے کی کوشش کی مگر منہ کی کھائی اور ناکام ہوا تو یوں شیطان وسوسے سبھی کو ڈالے گا کہ یہ اُس کا کام ہے لیکن بندہ چند طریقوں سے اس کے وسوسوں سے بچ سکتا ہے۔ شیطان کے وسوسوں سے بچنے کی ایک صورت یہ ہے کہ وسوسوں کی طرف توجہ نہ دی جائے۔ مزید یہ کہ جب وسوسہ آئے تو ”اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم“ پڑھ لیں یا اُلٹے کندھے کی طرف رُخ کر کے تین بار تُھو تُھو تُھو کر دیں کہ مشہور مفسر، حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے لکھا ہے کہ اس طرح کرنے سے بعض اوقات یہ تھوک شیطان کے منہ پر گرتا ہے[2] اور مزید یہ کہ جب وسوسہ آئے تو اس وقت ”لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ“ یا ”سُوْرَۃُ النَّاس“ پڑھ لیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ وسوسہ دفع ہو جائے گا۔ اسی طرح ”اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ“ کہنے سے بھی وسوسہ دور ہوتا ہے۔﴿ هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ ۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ(۳) ﴾(پ۲۷، الحدید: ۳) یہ پڑھنے سے بھی وسوسہ دور ہوتا ہے۔[3] مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے رسالے ”وسوسے اور ان کا علاج“ میں وسوسوں کے تعلق سے بہترین مواد ہے۔ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے یہ رسالہ حاصل کیجیے یا پھر دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کر کے اس کا مطالعہ کیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات میں بہت اضافہ ہو گا۔

وسوسوں کا شکار ہونے کی وجہ

سُوال: ہم بعض لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ پہلے وہ وسوسوں کا شکار نہیں ہوتے مگر پھر جب کچھ عرصہ بعد انہیں دیکھتے ہیں تو

---

1. جیسا کہ قرآنِ کریم میں ہے: ﴿ قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَغْوَیْتَنِیْ لَاُزَیِّنَنَّ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ(۳۹) اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ﴾ (پ۱۴، الحجر: ۳۹-۴۰) ترجمۂ کنزالایمان: بولا: اے رب میرے! قسم اس کی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا میں انہیں زمین میں بھلاوے دوں گا اور ضرور میں ان سب کو بے راہ کر دوں گا مگر جو ان میں تیرے چُنے ہوئے بندے ہیں۔
2. مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۲۸۹ ماخوذاً ضیاء القرآن مرکز الاولیا لاہور
3. فتاویٰ رضویہ، ۱/ ۷۷۰ ماخوذاً

وہ وسوسوں کا شکار ہو چکے ہوتے ہیں تو ایسا کیوں ہوتا ہے ؟(نگرانِ شُوریٰ کا سُوال) [1]

جواب: کسی کو وسوسے نہ آتے ہوں ایسا سنا نہیں ہے۔ شیطان کمبخت مایوس ہوتا ہی نہیں ہے البتہ نبیوں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جو شیطان تھا جسے ہمزاد کہتے ہیں وہ مسلمان ہو گیا تھا اس لیے وہ وسوسے نہیں ڈالتا تھا بلکہ اچھے مشورے دیتا تھا۔[2] اس کے علاوہ جب حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے بیٹے حضرتِ سَیِّدُنا اسماعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ذبح کرنے کے لیے نکلے تو شیطان نے باپ بیٹے دونوں کو بہکانے کی کوشش کی مگر جب شیطان باپ بیٹے کو بہکانے میں ناکام ہوا تو جمرے کے پاس آیا وہاں حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے شیطان کو سات کنکریاں ماریں، کنکریاں مارنے پر شیطان آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے راستے سے ہٹ گیا اور یہاں سے ناکام ہو کر دوسرے جمرے پر گیا، فِرِشتے نے دوبارہ حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کہا: اسے ماریے۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اسے سات کنکریاں ماریں تو اس نے راستہ چھوڑ دیا، اب شیطان تیسرے جمرے پر پہنچا تو حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فِرِشتے کے کہنے پر ایک بار پھر سات کنکریاں ماریں تو شیطان نے راستہ چھوڑ دیا۔[3] شیطان کو تین مقامات پر کنکریاں مارنے کی یاد باقی رکھی گئی ہے اور آج بھی حاجی ان تینوں جگہوں پر کنکریاں مارتے ہیں تو یوں شیطان کا انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھی وسوسے ڈالنا ثابت ہے۔ اسی طرح شیطان کے وسوسہ ڈالنے سے متعلق حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قصہ بھی مشہور ہے۔ بہر حال یہ کہ شیطان جب ایسی ہستیوں کو وسوسے ڈالتا ہے تو میں اور آپ کیا ہیں ؟ یہ ہمیں بھی نہیں چھوڑے گا۔ شیطان عین کعبہ میں بھی وسوسے ڈالتا ہے اور سنہری جالیوں کے روبرو آکر بھی وسوسے ڈالتا ہے۔ اللہ کریم! ہمیں اس کے شر سے بچائے۔

---

1 ...... غسل خانے میں پیشاب کرنے سے بھی وسوسے پیدا ہوتے ہیں جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن مُغَفَّل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص غسل خانے میں پیشاب کرے اور فرمایا: بے شک عموماً اسی سے وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔ (تِرمِذی، ابواب الطھارۃ، باب ماجاء فی کراھیۃ البول فی المغتسل، ۱/۹۸، حدیث: ۲۱)

2 ...... مسلم، کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار، باب تحریش الشیطان... الخ، ص ۱۱۵۸، حدیث: ۷۱۰۸

3 ...... تفسیر خازن، پ ۲۳، الصّٰفّٰت، تحت الآیۃ: ۱۰۳، ۴/ ۲۳ دار الکتب العربیۃ الکبری مصر

وسوسے اور وہم میں فرق

سُوال: کیا وسوسے اور وہم میں بھی کوئی فرق ہے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: وہم کے معنیٰ "شبہہ" ہیں۔ وسوسہ اور چیز ہے، شبہہ اور چیز ہے۔

دل میں ظہر کی نیت ہو اور زبان سے عصر نکل جائے تو کیا حکم ہے؟

سُوال: جب ہم ظہر کی نماز پڑھنے جائیں اور دل میں بھی نمازِ ظہر پڑھنے کی نیت ہو مگر زبان سے عصر نکل جائے تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر دل میں یہی ہے کہ یہ میری ظہر کی نماز ہے اور زبان سے عصر نکل گیا تو یہ ظہر ہی ہے اور اگر دل میں عصر کی نیت جمی ہوئی ہے کہ میں عصر کی نماز پڑھ رہا ہوں اور زبان سے ظہر نکلا تو عصر کی نماز ہی ہے۔ اگر آپ ظہر کی نماز پڑھ رہے ہیں اور آپ کے دل میں عصر کی نیت ہو تو ظہر نہ ہوئی۔[1]

تایا ابو کی اَولاد محرم ہے یا غیر محرم؟

سُوال: تایا ابو کی اَولاد محرم ہے یا غیر محرم؟

جواب: تایا ابو اور چچا کی اولادیں یہ آپس میں نامحرم ہیں، ان کی شادیاں آپس میں جائز ہیں اور ان کے درمیان پردہ بھی ہے۔[2]

خوف نہ رکھ رضا ذرا تُو تو ہے عبدِ مصطفےٰ

سُوال: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے اس شعر کا مطلب اِرشاد فرما دیجئے۔

خوف نہ رکھ رضا ذرا تُو تو ہے عبدِ مصطفےٰ
تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے (حدائقِ بخشش)

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۴۹۲، حصہ: ۳ ماخوذاً

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۱/ ۴۱۳، ۴۱۴

www.dawateislami.net

جواب: بندے پر کبھی خوف کی کیفیت طاری ہوتی ہے تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ پر محشر کے خوف کی کیفیت طاری ہوئی ہو گی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اس طرح اپنے آپ کو تسلی دی اور سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت کے تعلق سے ڈھارس بندھائی کہ "خوف نہ رکھ رضا ذرا تُو تو ہے عبدِ مصطفےٰ" یعنی اے رضا! اتنا بھی کیوں ڈرے جا رہے ہو تم تو غلامِ مصطفےٰ ہو تمہارے لیے "امان" یعنی امن و عافیت ہے کہ تمہارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمہاری شفاعت کریں گے اور تمہیں جنت میں لے جائیں گے۔

سوزشِ غم کو ہم نے بھی کیسی ہوا بتائی کیوں

سُوال: اس شعر کا کیا مطلب ہے؟[1]

نامِ مدینہ لے دیا چلنے لگی نسیمِ خلد

سوزشِ غم کو ہم نے بھی کیسی ہوا بتائی کیوں (حدائقِ بخشش)

جواب: جب مدینے کا نام لیا تو جنت کی ہوا چلنے لگی تو ہم نے "سوزشِ غم" یعنی غم کی جلن کو کیسی ٹھنڈی ہوا بتائی کہ مدینے کا نام لو تمہارا غم دُور ہو جائے گا۔

جس کے ہاتھ میں تِل ہو، کیا وہ دولت مند ہوتا ہے؟

سُوال: کئی لوگ کہتے ہیں کہ جس کے ہاتھ میں تِل ہو وہ دولت مند ہوتا ہے کیا یہ دُرست ہے؟

جواب: علم کی دولت سب سے بڑی دولت ہے، اگرچہ عالم کے ہاتھ میں تل نہ ہو لیکن وہ علم کے اعتبار سے بڑا دولت مند ہوتا ہے باقی دنیا کی دولت کا زیادہ ہونا یہ ہر صورت میں کوئی فضیلت کا باعث نہیں ہے۔

کیا چھینک کا جواب نہ دینے والا گناہ گار ہو گا؟

سُوال: اگر چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور سننے والا جواب نہ دے تو کیا وہ گناہ گار ہو گا؟

---

[1] ......یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جواب: اگر حمد سنی اور جواب نہ دیا تو ظاہر ہے گناہ گار ہو گا کیونکہ جواب دینا واجب ہے۔ ”یَرْحَمُكَ الله یعنی اللہ پاک تجھ پر رحم کرے“ کہنا چھینک کا جواب ہے۔(1)

چوراہوں پر شوپیس کے طور پر لفظِ ”اللہ“ لکھنا کیسا؟

سُوال: چوراہوں پر شوپیس کے طور پر اللہ کا نام لکھا ہوتا ہے جس کا سایہ زمین پر پڑتا ہے اور پھر پیدل چلنے والے لوگ اور گاڑیاں وغیرہ وہاں سے گزرتی ہیں تو کیا یہ دُرست ہے (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: یہ ادب کے تو یقیناً خلاف ہے لہٰذا اس کا کوئی حل نکالنا چاہیے کہ سایہ زمین پر تشریف نہ لائے۔ یہ بات تو عقل میں آنے والی ہے کہ جان بوجھ کر کون اس پر پاؤں رکھنا گوارا کرے گا؟ گاڑی چلانے والے بے چاروں کی بھی اس طرف توجہ نہیں ہو گی۔ زمین پر سایہ تشریف نہ لائے اس کے لیے کوئی صورت نکالی جائے مثلاً دیوار آڑے ہو یا کپڑا ڈال دیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ عوام اس مسئلے کو حل نہیں کر سکتی کیونکہ یہ گورنمنٹ کا مسئلہ ہے۔ بعض اوقات بڑے بڑے چوکوں پر شوپیس کے طور پر بے چارے مسلمان ہی لفظِ ”اللہ“ لکھتے ہیں مگر ان کی اس طرف توجہ نہیں ہوتی۔

کیا مسجد کے اِرد گِرد تھوکنا منع ہے؟

سُوال: کیا مسجد کے باہر چالیس قدم تک تھوکنا منع ہے؟

جواب: یہ بات درست نہیں ہے۔ مسجد کی عمارت میں وضو خانہ ہوتا ہے اس میں تھوکا جاتا ہے اور بیتُ الخلا میں بھی تو استنجا کیا جاتا ہے۔ اگر چالیس قدم تک تھوکنے کی قید لگا دی جائے تو لوگ تکلیف میں آجائیں گے لہٰذا اپنی طرف سے ایسی کوئی پابندی یا مسئلہ بیان نہیں کرنا چاہیے۔

فجر کی سنتوں کا مسئلہ

سُوال: نمازِ فجر کی سنتیں پڑھنا پڑتی ہیں اگر یہ خدشہ ہو کہ سنتیں پڑھوں گا تو جماعت نکل جائے گی، اب کیا کرنا چاہیے؟

جواب: سائل نے کہا کہ ”فجر کی سنتیں پڑھنا پڑتی ہیں“ یہ جملہ اچھا نہیں ہے، اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ زبردستی والا معاملہ

---

(1) ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۸۳-۶۸۴ ماخوذاً دار المعرفۃ بیروت

ہے۔ جملہ یوں ہونا چاہیے: ”دو سنتیں پڑھنا ہوتی ہیں۔“ بہر حال اگر سنتیں پڑھنے میں یہ معلوم ہو کہ جماعت کے ساتھ قَعْدَۂ اخیرہ بھی نہیں مل سکے گا اور سلام پھر جائے گا تو جماعت میں شامل ہو جائے اور سورج طلوع ہونے کے 20 منٹ کے بعد ضُحْوَۂ کُبْریٰ سے پہلے پہلے یہ سنتیں پڑھ لینا مُسْتَحَب ہے ورنہ ضُحْوَۂ کُبْریٰ کے بعد مُسْتَحَب بھی نہیں رہے گا۔[1] اور اگر نمازِ فجر کا وقت ہی ختم ہو رہا ہے کہ اگر سنتیں پڑھے گا تو وقت ختم ہو جائے گا تو اب صرف فرض پڑھے اور ان کا سلام سورج طلوع ہونے سے پہلے پہلے پھیر لے اور پھر سنتیں اسی طرح پڑھے جیسا اوپر طریقہ بیان کیا گیا ہے۔[2]

عصر اور عشا کی سنتِ قبلیہ کا مسئلہ

سُوال: اگر عصر اور عشا کی سنتِ قبلیہ رہ جائیں تو کیا ان کو فرضوں کے بعد پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: عصر اور عشا کی سنتِ قبلیہ فرضوں سے پہلے ہی پڑھی جائیں گی، عصر کے فرضوں کے بعد تو یہ سنتیں پڑھنا ہی جائز نہیں۔[3] اور عشا کے فرضوں کے بعد یہ سنتیں پڑھنا چاہتا ہے تو دو سنتوں کے بعد پڑھے تاکہ فرض اور سنتوں کے درمیان زیادہ تاخیر نہ ہو لیکن یہ سنتیں نہیں ہوں گی بلکہ نوافل ہوں گے کہ عشا کی سنتِ قبلیہ فوت ہو چکیں اب اس کی مرضی ہے چاہے تو چار نوافل وتر سے پہلے ادا کرے چاہے تو وتر کے بعد ادا کرے۔

قفلِ مدینہ بھی موقع محل دیکھ کر لگایا جائے

سُوال: جھگڑے کے ڈر سے بڑے منصب والے کے سامنے خاموشی اختیار کر لینا کیسا جبکہ وہ اصرار کرے کہ جواب دو؟

(سوشل میڈیا کے ذریعے سوال)

جواب: موقع محل دیکھ لیا جائے اگر وہ سوال کر رہا ہو کہ ”بھائی آپ مسلمان ہو، ہندو یا عیسائی ہو؟“ اس موقع پر چپ رہنا یا قفلِ مدینہ لگا لینا خطرناک ہے، اس موقع پر بول دے کہ مسلمان ہوں، یہاں پر بڑے چھوٹے کی کیا تخصیص۔ موقع دیکھ کر جواب دے دینا چاہیے جبکہ جواب دینے سے مسئلہ حل ہوتا ہو، البتہ جھوٹ نہ بولے سچ ہی بولے۔

---

1. فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۴۴۴ ماخوذاً
2. بہارِ شریعت، ۱/ ۷۰۱، حصہ: ۴
3. درمختار، کتاب الصلاۃ، ۲/ ۴۵

www.dawateislami.net

بچہ سچ بولے تو اس کی حوصلہ افزائی کیجیے

سُوال: بچہ سچ بول دیتا ہے لیکن بدلے میں اس کے ساتھ بعض اوقات ایسا تلخ رویہ اختیار کیا جاتا ہے کہ وہ ذہن بنالیتا ہے کہ دوبارہ سچ بولوں گا تو یہی سزا ملے گی اور وہ سچ بولتے ہوئے گھبراتا ہے، آپ یہ مدنی پھول عطا فرمائیں کہ جب بچہ سچ بیان کردے تو بڑوں کو اس کے ساتھ کیسا رویہ رکھنا چاہیے؟

جواب: جب بچہ سچ بیان کردے تو اس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ مگر بعض اوقات بچہ ایسی حرکت کردیتا ہے کہ اس کو سبق سکھانا پڑتا ہے تو موقع کی مناسبت سے معاملہ نمٹایا جائے۔ پھر بھی اکثر باتیں ایسی ہوتی ہوں گی کہ والد اگر انہیں Ignore (نظر انداز) کردے تو کوئی حرج نہیں ہوگا۔

(نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) بعض اوقات بچے کا خیال ہوتا ہے کہ اگر میں سچ بولوں گا تو شاید کچھ نہ کچھ سزا مل جائے اس ڈر سے وہ سچ نہیں بولتا۔ ایسے میں والد یا سرپرست اپنے جذبات کو ضبط کرلیں اور مار پیٹ سے رک جائیں کیونکہ بچے نے جو کرنا تھا وہ تو ہوگیا پھر کسی موقع پر اس کی تفہیم کردی جائے۔ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بھی یہی فرمایا ہے کہ ہر بات پر ڈانٹنا جھاڑنا یا ٹوکنا بھی مناسب نہیں ہوتا اس سے اولاد متنفر ہو سکتی ہے۔

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) ہر شخص کی اپنی اپنی ذہنیت ہوتی ہے۔ مجھے اس کا بخوبی تجربہ ہے جیسا کہ جب پہلے پہل ہم نے اجتماع شروع کیا تھا تو کئی اسلامی بھائیوں کے ایسے کیس سامنے آتے تھے جو یہ کہا کرتے کہ میں گھر والوں سے چھپ کر اجتماع میں آتا ہوں کیونکہ گھر والوں کو معلوم ہوجائے تو ڈانٹتے ہیں بلکہ مارتے بھی ہیں اور کہتے ہیں کہ ”ملا بنے گا، حجام بنے گا وغیرہ“ اور اگر یہ کہے اسکول کا سبق دہرانے کے لیے دوست کے پاس گیا تھا تو گھر والے کہتے ہیں: اچھا بیٹا! اتنی جلدی کیوں آگیا، دل لگا کر پڑھا کر، شاباش۔ اب شاید ایسا کم ہوتا ہو مگر بعض گھروں کا ایسا ماحول بھی ہوتا ہے۔ مجھے بعض اسلامی بھائیوں نے بتایا کہ ہمارے گھر میں اس حوالے سے اتنی سختی ہے کہ ہم اجتماع کا نام بھی نہیں لے سکتے۔ ایسا ہی ایک قصہ جو شاید دعوتِ اسلامی بننے سے بھی پہلے کا ہے کہ ہماری میمن برادری کے مسلمان گھرانے کا ایک نوجوان میرے پاس آنے جانے لگا تو اس کا ذہن بنا اور اس نے گھر میں جاتے ہوئے ”اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ“ کہنا شروع

کر دیا۔ گھر والوں کا ماتھا ٹھنکا کہ یہ کونسی بولی بولنے لگا ہے پہلے تو دھم دھڑاک کرتا تھا اور اب سلام کر رہا ہے۔ گھر والوں نے اس سے پوچھا یہ باتیں کہاں سے سیکھ رہے ہو؟ اس نے میرا نام بتا دیا کہ میں اس کے پاس جاتا ہوں۔ اس کے بعد کیا تھا گھر والوں نے اس کو سختی سے روک دیا کہ ملا نہیں بننا اور اسے مجھ سے ملنے سے منع کر دیا۔ اللہ بہتر جانے وہ بچہ زندہ ہے یا نہیں باپ تو شاید انتقال کر گیا ہو کیونکہ بہت پرانا قصہ ہے۔

شاید میں پنجاب کے دورے پر تھا۔ وہاں ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ میرے باپ کو معاف کر دو۔ میں نے پوچھا: کیوں کیا ہوا؟ کہنے لگا: میں ایک بار آپ کے بیان کی کیسٹ گھر لے کر گیا تھا تو انہوں نے وہ کیسٹ توڑ دی، شاید اسی وجہ سے ان کو فالج ہو گیا لہٰذا آپ ان کو معاف کر دیجیے۔ اس شخص نے اپنے ان جذبات کا اظہار کیا لیکن ظاہر ہے اس کے والد نے میرا تو کوئی حق تلف نہیں کیا تھا بلکہ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دین کی باتوں کی توہین کی تھی تو میں کیسے معاف کرتا؟

مسواک کی توہین پر سزا

کسی عربی کتاب میں مسواک کی توہین کرنے والے کا واقعہ لکھا ہے: ایک شخص علما اور بُزرگانِ دین کا مخالف تھا۔ اس کا بیٹا ایک دن کہیں سے آیا تو اس نے پوچھا: کہاں سے آرہے ہو؟ اس نے بتایا: فلاں بزرگ کے پاس گیا تھا۔ اس نے پوچھا: تجھے وہاں جا کر کیا ملا؟ بیٹے نے مسواک دکھاتے ہوئے کہا کہ انہوں نے مجھے یہ مسواک دی ہے۔ اس شخص نے مسواک چھین کر اس کی ایسی خطرناک توہین کی کہ کتاب والے الفاظ بولنے جیسے نہیں ہیں۔ اس کے بعد اس شخص کے جسم میں سخت تکلیف شروع ہو گئی اور کچھ دنوں بعد اس بدنصیب کے پیٹ سے ایک عجیب و غریب جانور نمودار ہوا اور چیخنے لگا۔ اس کی بیٹی نے اس جانور کو ڈنڈے مار کر ہلاک کر دیا۔ اور شاید دو دن بعد وہ بے ادب شخص بھی مر گیا۔[1] لہٰذا ہر ایک کو بہت سوچ سمجھ کر زبان کھولنی چاہیے۔

---

1 ...... فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۱/۳۵۹، تحت الحدیث: ۴۳۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت

اپنی اولاد کو دیندار بننے سے مت روکیے

اگر کوئی خود کسی دیندار شخص کے پاس نہیں جاتا تو دوسروں کو جانے سے روکنا بھی نہیں چاہیے کیونکہ اگر کوئی اچھی جگہ جاتا ہے، اچھی صحبت میں بیٹھتا ہے، دین سیکھتا ہے، سنتوں بھرے اجتماع میں جاتا ہے، مدنی قافلوں میں سفر کرتا ہے اگر اس کو روکنے کا کوئی جواز نہ ہو تو روکنا نہیں چاہیے۔ ہاں! اگر کوئی معقول وجہ ہو تو روکنے میں حرج نہیں جیسے والدین بیمار ہیں اور ان کو خدمت کی ضرورت ہے، اس کے جانے سے ان کو تکلیف ہو گی، دوا یا غذا لینے میں پریشان ہوں گے اس لیے روکتے ہیں اور ان کو مدنی قافلوں وغیرہ سے کوئی تکلیف نہیں ہے تو ایسی صورت میں والدین کی خدمت کا حکم ہو گا۔ لیکن اگر وہ اس لیے روکتے ہیں کہ یہ مولوی بن جائے گا، ہماری کمائی پر کلام کرے گا کہ یہ حرام ہے حالانکہ ہم تو کام ہی دو نمبر کرتے ہیں، داڑھی رکھ لے گا پھر شادی کے مسائل کھڑے ہوں گے تو اس سوچ کے ساتھ روکنا حرام ہے اور یہ لوگ ایک مسلمان کو اللہ پاک کے دین سے دور کرنے کے سبب گناہ گار بھی ہوں گے۔ ایسے والدین کو اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہیے بلکہ ان کو تو اپنے ایمان کی خیر منانی چاہیے۔ ایسے کئی حادثات سامنے آئے ہیں کہ گھر والے اسلامی بھائیوں کا عمامہ پھاڑ دیا کرتے یا اسے جلا دیتے تھے، سوتے ہوئے ان کی داڑھیاں کاٹ دیتے تھے۔ ہو سکتا ہے اب بھی یہ معاملات ہوتے ہوں بلکہ پہلے کے مقابلے میں زیادہ ہوتے ہوں تو بھی کوئی تعجب نہیں کیونکہ اب تو میڈیا کا دور ہے اور ظاہر ہے زمانہ جیسے جیسے دورِ نبوی سے دور ہوتا جا رہا ہے برائیاں بڑھتی جا رہی ہیں بلکہ اس حوالے سے تو حدیث شریف میں بھی ہے کہ ہر آنے والا سال گزشتہ سال سے بُرا ہو گا۔[1] اللہ پاک مسلمانوں پر رحم فرمائے، ہمیں تو برائیوں سے بچنا چاہیے اور جو اچھا کام کر رہا ہو اس کو روکنا بھی نہیں چاہیے بلکہ اس کی اچھائی پر اس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ایسے والد صاحبان موجود ہیں جو خود تو بھلے شیوڈ ہوتے ہیں مگر ان کا بیٹا داڑھی شریف رکھ لے یا عمامہ شریف پہن لے تو خوش ہوتے ہیں اور ان کی حوصلہ افزائی بھی کرتے ہیں یہ واقعی خوش نصیب والد ہیں۔ لیکن ان کو بھی اپنی اِصلاح کرتے ہوئے داڑھی رکھنی چاہیے اور علمِ دِین حاصل کرنا چاہیے۔ ضروری نہیں کہ علمِ دِین کے لیے

---

1 ...... تاریخ ابن عساکر، رقم ۵۲۰۶، عمر بن خطاب، ۴۴/ ۲۸۵ دار الفکر بیروت

جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ میں ہی داخلہ لیا جائے بلکہ دِینی کتب کا مطالعہ کر کے بھی علمِ دِین حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے مطالعہ کرنے کا وقت بھی نہ ملے کیونکہ بڑوں کی فکریں زیادہ ہوتی ہیں تو دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ترکیب بنائی جائے اور مدنی چینل تو ہے ہی الیکٹرونک مُبَلِّغ جو گھر بیٹھے لوگوں کو دِین سکھاتا ہے لہٰذا اس کے ذریعے راہ نمائی حاصل کی جائے۔

مسلمان کا زندگی گزارنے کا انداز

سُوال: ایک مسلمان کا زندگی گزارنے کا انداز کیا ہونا چاہیے؟[1]

جواب: مسلمان کو چاہیے اس دنیا میں رہتے ہوئے ایسے کام کرے جس سے اس کی آخرت بہتر ہو اور وہ اس کی نیک نامی کا باعث بنے۔ ایک نہ ایک دن ہر کسی کو مرنا ہے۔ میں نے اپنے بچپن اور جوانی میں بڑے بڑے طرم خاں دیکھے ہیں جن کے رعب کی وجہ سے کوئی بات تک نہیں کر سکتا تھا مگر ان کے مرنے کے بعد کوئی ان کا بھاؤ تک نہیں پوچھتا ہے، ان کی قبروں پر کتے چل پھر رہے ہوں گے، ان کی زبانوں پر کیڑے چپک گئے ہوں گے اگر کوئی آنکھوں سے دیکھ لے تو کانپ اٹھے کہ ان کی آنکھیں ابل کر ان کے رخساروں پر بہہ چکی ہوں گی تو مسلمان کو ایسی زندگی گزارنی چاہیے جیسی ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ زندگی گزار کر گئے کہ آج بھی دنیا میں نیک نامی میں مشہور ہیں مثلاً ہم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یومِ ولادت مناتے ہیں یہ ان کی نیک نامی ہی کی وجہ سے ہے ورنہ وہ نہ ہمارے دادا جان ہیں اور نہ تایا بلکہ ان کی تو زبان بھی ہماری نہیں اور نہ ان کے ساتھ ہمارا کوئی خاندانی تعلق ہے لیکن ہم خاندانی رشتوں کو ان کے تعلق پر قربان کرتے ہیں اسی وجہ سے ان کا یومِ ولادت مناتے ہیں۔ ورنہ آج تو کوئی اپنے دادا یا پر دادا کا بھی یومِ ولادت نہیں مناتا بلکہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ دادا کی تاریخِ ولادت کیا تھی۔ مجھے بھی اپنے دادا جان کی تاریخِ پیدائش یا تاریخ وفات کا علم نہیں ہے میں نے تو اپنے دادا کو دیکھا بھی نہیں ہے، پھر یہ تو دادا کی بات ہے مجھے تو اپنے والد صاحب کی بھی تاریخِ ولادت نہیں معلوم کیونکہ میرے بچپن میں ہی والد صاحب کا وصال ہو گیا تھا۔ اور ویسے بھی آج کل سالگرہ منانے

1 ......یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

کا رواج شاید زیادہ ہو گیا ہے، تو ہم اپنے شیخ یعنی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یومِ ولادت مناتے ہیں کیونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نقل فرمایا ہے: والد پدرِ گِل ہے اور شیخ پدرِ دِل یعنی باپ مٹی کے وجود کا باپ ہے اور شیخ یعنی پیر یا دینی استاذ دل کا باپ ہوتا ہے۔[1] ان دونوں کا اپنی اپنی جگہ احترام ضروری ہے۔

"حوضِ کوثر" کے بارے میں دلچسپ معلومات

سُوال: حوضِ کوثر کے متعلق کچھ معلومات ارشاد فرما دیجیے۔ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: حوضِ کوثر کا ذِکر سورۂ کوثر میں ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَؕ۝۱﴾ (پ۳۰، الکوثر:۱) ترجمۂ کنزالایمان: "اے محبوب! بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔" اس کی ایک تفسیر یہ ہے کہ اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حوضِ کوثر عطا فرمایا ہے۔[2] اس مبارک حوض کی مسافت یعنی فاصلہ ایک مہینے کی راہ ہے۔[3] اس کے کناروں پر موتی کے قبے یعنی گنبد ہیں۔[4] موتیوں کے چاروں گوشے برابر یعنی زاویہ قائمہ ہیں یعنی چاروں کونے برابر برابر ہیں۔[5] اس کی مٹی نہایت خوشبودار مشک کی ہے۔[6] اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا[7] اور مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔[8] اس پر آسمان کے ستاروں کی گنتی سے بھی زیادہ برتن ہیں۔[9] جو اس کا پانی پیئے گا کبھی بھی پیاسا نہ

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۴۷۶

2 ...... تفسیر الطبری، پ۳۰، الکوثر: ۱، ۱۲/ ۷۱۶ دار الکتب العلمیۃ بیروت

3 ...... بخاری، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، ۴/ ۲۶۷، حدیث: ۶۵۷۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت

4 ...... بخاری، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، ۴/ ۲۶۸، حدیث: ۶۵۸۱

5 ...... مسلم، کتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبینا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وصفاتہ، ص۹۶۷، حدیث: ۵۹۷۱

6 ...... مسند احمد، مسند انس بن مالک بن نضر، ۴/ ۴۹۱، حدیث: ۱۳۵۷۹ دار الفکر بیروت

7 ...... مسلم، کتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبینا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وصفاتہ، ص۹۶۹، حدیث: ۵۹۸۹

8 ...... بخاری، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، ۴/ ۲۶۷، حدیث: ۶۵۷۹

9 ...... مسلم، کتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبینا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وصفاتہ، ص۹۶۹، حدیث: ۵۹۸۹

www.dawateislami.net

ہو گا۔[1] اس میں جنت سے دو پر نالے ہر وقت گرتے ہیں ایک سونے کا دوسرا چاندی کا۔[2]

(نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: سب سے پہلے میرے حوضِ کوثر پر آنے والے میرے اہلِ بیت ہوں گے اور میری امت میں سے میرے چاہنے والے۔[3] (امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) حوضِ کوثر سے صرف چاہنے والے ہی پئیں گے اور وہ جن کا ایمان پر خاتمہ ہوا ہو گا۔ مخالفین، غیر مسلم اور گستاخ حوضِ کوثر سے نہیں پی سکیں گے۔ اللہ کرے ہمارا خاتمہ ایمان پر ہو۔

روحانی عملیات کی خواہش رکھنے والوں کے لیے مدنی پھول

سُوال: اگر کسی کی خواہش ہو کہ اسے اس کے پیر و مرشد کی طرف سے مراقبے کی اجازت مل جائے تو اس کے بارے میں آپ کیا اِرشاد فرماتے ہیں؟

جواب: اگر پیر صاحب مراقبے کا طریقہ جانتے ہیں اور اتنے مضبوط ہیں کہ اپنے مرید کو مراقبہ کرواسکتے ہیں اگر مرید آگے پیچھے ہوا تو اس کو کنٹرول کرلیں گے تو الگ بات ہے ورنہ یہ مراقبہ کرنے، مؤکل پکڑنے یا عملیات وغیرہ کرنے والوں کا حال میں نے دیکھا ہے ان کا دماغ فیل ہو جاتا ہے، جسم میں طرح طرح کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں کبھی سوئیاں چبھ رہی ہوتی ہیں، راتوں کو نیند نہیں آتی کئی کئی دن گزر جاتے ہیں سو نہیں پاتے پھر نہ پیر صاحب سنبھال پاتے ہیں نہ کسی اور کے بس کی بات ہوتی ہے اور اس کو سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے۔ تو بہتر یہی ہے کہ سیدھا سیدھا علمِ دین حاصل کریں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بہت بڑے عالمِ دین اور مفتی تھے مگر مجھے یاد نہیں پڑتا کہ ان کی کتابوں میں کہیں مروجہ مراقبے کا طریقہ لکھا ہو۔ میرے پاس بھی بہت سے لوگ آتے ہیں کہ یہ دے دو وہ دے دو، منع کرو تو ناراض ہو جاتے ہیں۔ ان کو کیا دیا جائے، پنج وقتہ نماز کی پابندی کریں یہی سب سے بڑا وظیفہ ہے۔ اس میں دلچسپی نہیں ہوتی، وظیفہ حاصل کرنے کی

---

1 ...... مسند احمد، حذیفۃ بن الیمان، ۹/ ۸۹، حدیث: ۲۳۳۷۷

2 ...... مسلم، کتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبینا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وصفاتہ، ص۹۶۹، حدیث: ۵۹۹۰

3 ...... کنز العمال، الباب الخامس فی فضل اھل البیت، الجزء: ۱۲، ۶/ ۴۷، حدیث: ۳۴۱۷۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت

کوشش کرتے ہیں اور نماز کے فرائض تک معلوم نہیں ہوتے بلکہ وضو بھی صحیح کرنا نہیں آتا۔

ظاہر کے ساتھ ساتھ باطن کا وضو بھی کیا جاتا ہے اگر لاکھوں سے پوچھا جائے تو شاید کسی کو معلوم نہ ہو کہ باطنی وضو کیا ہوتا ہے، باطنی وضو بظاہر تو بہت آسان ہوتا ہے لیکن حقیقت میں بہت مشکل ہے۔ ظاہری وضو سے بدن کا ظاہر دھلتا ہے جیسے ہاتھ دھل گئے، منہ دھل گیا وغیرہ لیکن باطنی وضو الگ ہی ہے مگر یہ وضو کرنے والے بہت کم ہیں، ظاہری اور باطنی وضو کی مثال یوں سمجھیے جیسے کسی شخص کے گھر کوئی Minister (وزیر) آنے والا ہو اور وہ اپنے گھر کے باہر رنگ وروغن کرے بتیاں لگائے لیکن گھر کے اندر بالکل صفائی ستھرائی نہ ہو، ایک طرف بستر پڑا ہو تو دوسری طرف کوڑا دان، کرسیاں بکھری ہوئی ہوں، دیواروں پر دھبے لگے ہوں تو اس Minister (وزیر) پر کیا اثر پڑے گا وہ کیا سوچے گا کہ یار اس نے گھر کا بیرونی حصہ تو سجا دیا مگر اندرونی حصے کو چھوڑ دیا ہے۔ لوگ عموماً ایسا کرتے بھی نہیں ہیں بلکہ اندر اور باہر سب جگہ سجاوٹ کرتے اور صفائی کا اہتمام کرتے ہیں لیکن ہم لوگ جب وضو کرتے ہیں تو بدن کا ظاہری حصہ تو دھولیتے ہیں مگر اندرونی حصہ گندہ ہی رہتا ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے باطنی وضو کا طریقہ ارشاد فرمایا ہے کہ ظاہری وضو یعنی جو وضو نماز کے لیے کیا جاتا ہے اس کے ساتھ ساتھ توبہ کرے اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عزمِ مُصَمَّم (پکا ارادہ) کرے پھر نماز شروع کرے۔[1] لیکن آج کل لوگ ایسا نہیں کرتے بلکہ یاد ہی نہیں رہتا کہ باطنی وضو بھی کوئی چیز ہے اقامت شروع ہوتی ہے تو بھاگ دوڑ کر جُوں تُوں وضو کرتے ہیں، اعضائے وضو کا کچھ حصہ سوکھا رہ جائے تو اس کی بھی خبر نہیں ہوتی۔ لہٰذا کوشش کر کے ان چیزوں پر توجہ دی جائے اور ظاہری و باطنی دونوں وضوؤں کا اہتمام کیا جائے تو مدینہ مدینہ ہو جائے گا۔

بیٹیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے والوں کی فضیلت

سُوال: مختلف احادیثِ مبارکہ میں ہے کہ جس شخص کی دو یا تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کی اچھی پرورش کرے تو وہ اس

---

1 ...... احیاء العلوم، کتاب الطھارۃ، القسم الثانی فی طھارۃ الاحداث، ۱/ ۱۸۵ ماخوذاً دار صادر بیروت- احیاء العلوم (مترجم)، ۱/ ۴۲۵ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

کے لیے جہنم سے آڑ ہوں گی۔ یہ فضیلت صرف باپ کے لیے ہے یا ماں کے لیے بھی ہے؟

(سوشل میڈیا کے ذریعے سوال)

جواب: یہ فضیلت ماں کے لیے بھی ہے جیسا کہ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے رِوایت ہے کہ ایک عورت اپنی دو لڑکیاں لے کر میرے پاس آئی اور اس نے مجھ سے کچھ مانگا، میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا میں نے وہی دے دی، عورت نے کھجور تقسیم کر کے دونوں لڑکیوں کو دے دی اور خود نہیں کھائی۔ جب وہ چلی گئی حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے میں نے یہ واقعہ بیان کیا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کو خدا نے لڑکیاں دی ہوں اگر وہ ان کے ساتھ احسان کرے تو وہ جہنم کی آگ سے اس کے لیے روک یعنی آڑ ہو جائیں گی۔[1]

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے ہی مروی ہے کہ ایک مسکین عورت دو لڑکیوں کو لے کر میرے پاس آئی میں نے اسے تین کھجوریں دیں، اس نے ایک ایک کھجور لڑکیوں کو دے دی اور ایک کو منہ تک کھانے کے لیے لے گئی کہ لڑکیوں نے اس سے مانگ لی تو اس نے دو ٹکڑے کر کے دونوں کو دے دی۔ جب یہ واقعہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سنایا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے اس کے لیے جنت واجب کر دی اور اسے جہنم سے آزاد کر دیا۔[2]

مدنی منے کے لواحقین سے تعزیت اور مدنی پھول

سوال: ایک مدنی منا جن کا نام محمد فرحان عطاری بن محمد مشتاق عطاری تھا، عمر تقریباً ساڑھے گیارہ سال تھی، 17 پاروں کے حافظ تھے اور مدنی چینل پر بھی آتے تھے، ایک بار مدنی مذاکرے میں "مکہ کمپیوٹر" بن کر بھی آئے تھے۔ گزشتہ دنوں روڈ ایکسیڈنٹ میں ان کا انتقال ہو گیا ہے آپ ان کے لیے اور ان کے والدین کے لیے دعا فرما دیجیے۔ (مدنی گلدستہ دکھا کر سوال کیا گیا)

جواب: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ اللہ پاک فرحان کے درجے بلند فرمائے، ان کے والدین کو صبر دے اور ان کو

---

1. مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل الاحسان الی البنات، ص۱۰۸۵، حدیث: ۶۶۹۳
2. مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل الاحسان الی البنات، ص۱۰۸۵، حدیث: ۶۶۹۴

والدین کے لیے ذخیرہ کرے۔ اولاد کا غم ہمیشہ باقی رہتا ہے اگرچہ کچھ کم ہوجاتا ہے مگر اس کی کوئی چیز نظر آتی ہے تو پھر غم تازہ ہوجاتا ہے لیکن ان کو صبر کرنا چاہیے۔ اگر یہ بچہ ہجری سِنّ کے حساب سے ساڑھے گیارہ سال کا تھا تو اسے نابالغ ہی کہیں گے اور نابالغ بچہ فوت ہوجائے تو وہ اپنے والدین کے لیے ذخیرہ بنتا، شفاعت کرنے والا ہوتا[1] اور جنت میں لے جانے والا ہوتا ہے اور یہی بچہ اپنے والدین کو جہنم سے بچاتا اور ان کے لیے جہنم سے رکاوٹ بن جاتا ہے۔[2] بلکہ یوں سمجھیے کہ نابالغ بچے کا دنیا سے جانا والدین کے حق میں بہت بڑی نعمت ہوتا ہے لہٰذا صبر کریں کیونکہ صبر کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

صبر اول صدمے پر ہے

صبر اول صدمے پر ہوتا ہے یہ نہیں کہ جو کچھ واویلا کرنا تھا وہ کرنے کے بعد کہیں: اب کیا کریں صبر ہی کیا ہے۔ تو یہ صبر نہیں ہے۔ جب کبھی کوئی صدمہ آئے تو بندہ اسی وقت صبر کرے اور خاموش رہے کوئی بے صبری والا جملہ زبان سے نہ نکالے یہ صبر ہے ورنہ تھوڑے عرصے بعد تو صبر آ ہی جاتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: صبر اول صدمے پر ہوتا ہے بعد میں تو صبر آ ہی جاتا ہے۔[3] صبر کیجئے اور اللہ پاک کی رضا پر راضی رہیے، آپ کا بیٹا گیارہ سال چھ مہینے کا تھا مگر اِن کربلا میں تو حضرتِ سَیِّدُنا علی اصغر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ صرف چھ مہینے کے تھے اور جس انداز میں ان کی شہادت ہوئی وہ کتنا دردناک حادثہ ہے کہ شدتِ پیاس سے زبان اور حلق سوکھ گئے تھے اور اسی حلق پر ظالموں نے تیر چلایا اور امام عالی مقام حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی گود میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے دم توڑا اور جامِ شہادت نوش فرمایا۔[4] وہ صدمہ کتنا بڑا ہوگا کہ حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ خود بھی تین دن کی بھوک اور پیاس میں مبتلا ہیں اور جوان بیٹے حضرتِ سَیِّدُنا علی اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ شہید ہوچکے ہیں، پھر پاک بیبیوں کا صدمہ الگ تو ان صدموں کے مقابلے میں ہمارا صدمہ بہت کم ہے بلکہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا صدمہ تو کچھ بھی نہیں ہے لہٰذا ہمیں بھی ہر چھوٹے بڑے صدمے پر صبر ہی کرنا چاہیے۔ بخاری

---

1. ...... احیاء العلوم، کتاب آداب النکاح، الباب الاول فی الترغیب فی النکاح والترھیب عنہ، ۲/۳۵-احیاء العلوم (مترجم)، ۲/۹۴
2. ...... مسند احمد، مسند الشامیین، حدیث رجل من اصحاب النبی، ۶/۴۱، حدیث: ۱۶۹۶۸ ماخوذاً
3. ...... بخاری، کتاب الجنائز، باب الصبر عند الصدمة الاولی، ۱/۴۴۱، حدیث: ۱۳۰۲
4. ...... شامِ کربلا، ص ۱۷۴-۱۷۶ ملخصاً ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور

شریف کی حدیث ہے: اللہ پاک فرماتا ہے جب میں اپنے مومن بندے سے اس کی کوئی دنیوی پسندیدہ چیز لے لوں پھر وہ صبر کرے تو میرے پاس اس کی جزا جنت کے سوا کچھ نہیں۔[1] فتح الباری میں اس حدیثِ پاک کی یہ شرح کی گئی ہے کہ کسی شخص کے ماں باپ، بھائی بہن، بیوی اور اولاد میں سے کوئی ایسا انسان فوت ہو جائے جس سے وہ محبت کرتا ہو، اور اس کے فوت ہونے پر صبر کرے تو اللہ پاک اسے جنت عطا فرمائے گا۔[2]

بارش روکنے کے لیے جانوروں پر ظلم کرنا کیسا؟

سُوال: بعض علاقوں میں یہ ماحول ہے کہ جب ان کی فصل تیار ہو اور اچانک بارش یا طوفان کی پیشن گوئی ہو جائے تو یہ لوگ اپنے جانوروں کو زمین میں گاڑ دیتے ہیں کیونکہ ان لوگوں کا خیال ہے کہ ”اگر ہم ان بے زبانوں پر ظلم کریں گے تو اللہ پاک کی رحمت یعنی بارش رک جائے گی“ ان کی اس سوچ کو کس طرح ختم کیا جائے؟ (سردار آباد فیصل آباد سے سوال)

جواب: بے زبان جانوروں کو اس طرح زمین میں گاڑ دینا بہت بڑا ظلم، گناہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ بارش تو اللہ پاک کی رحمت ہے مگر جب ایسی طوفانی بارش ہو کہ تباہی مچ جائے تو ایسی بارش رحمت تو نہ ہوئی بلکہ زحمت ہوئی اور ظلم کرنے سے زحمت میں اضافہ ہو گا، نہ کہ کمی آئے گی؟ اور اگر اتفاق سے یہ زحمت رک گئی تو بھی امتحان ہے کیونکہ وہ یہ سمجھیں گے ہم نے جانوروں پر ظلم کیا ہے تب ہی یہ رک گئی ہے۔ بہر حال ان لوگوں پر توبہ کرنا فرض ہے اور آئندہ اس ظلم سے بچنا بھی ضروری ہے۔

کشتی میں سوار ہونے کی دعا

سُوال: ماہی گیر جب سمندر میں کام کے لیے جائیں تو کونسی دعا پڑھیں؟ (ایک ماہی گیر اسلامی بھائی کا سوال)

جواب: ایک قرآنی آیت کشتی میں سوار ہونے کی دعا ہے وہ پڑھ لی جائے، وہ دعا یہ ہے: ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَاؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۴۱) ﴾ (پ۱۲، ھود: ۴۱) ترجمۂ کنز الایمان: اللہ کے نام پر اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا، بے شک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔

---

1. بخاری، کتاب الرقاق، باب العمل الذی یبتغی بہ وجہ اللہ، ۴/۲۲۵، حدیث: ۶۴۲۴
2. فتح الباری، کتاب الرقاق، باب العمل الذی یبتغی بہ وجہ اللہ، ۱۲/۲۰۵، تحت الحدیث: ۶۴۲۴ ملخصاً دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
کیا جنّات غیب جانتے ہیں؟	01	سوزشِ غم کو ہم نے بھی کیسی ہوا بتائی کیوں؟	11
”اس پر شیطان ہے یا یہ شیطان لگتا ہے“ کہنا کیسا؟	02	جس کے ہاتھ میں تل ہو، کیا وہ دولت مند ہوتا ہے؟	11
بغیر وضو دُرُودِ پاک پڑھنے کا شرعی حکم	03	کیا چھینک کا جواب نہ دینے والا گناہ گار ہوگا؟	11
آبِ زم زم کھڑے ہو کر پینے کی حکمت	03	چوراہوں پر شو پیس کے طور پر لفظِ ”اللہ“ لکھنا کیسا؟	12
منگل اور بدھ کو بڑا گوشت نہ بیچنے کی شرعی حیثیت	04	کیا مسجد کے اِرد گِرد تھوکنا منع ہے؟	12
ایک انگلی سے کھانا شیطان کا کام ہے، کی وضاحت	04	فجر کی سنتوں کا مسئلہ	12
وِتر میں دُعائے قنوت کی جگہ کچھ اور پڑھنا	05	عصر اور عشا کی سنتِ قبلیہ کا مسئلہ	13
رَبِّ اغْفِرْلِیْ کا مطلب	06	قفلِ مدینہ بھی موقع محل دیکھ کر لگایا جائے	13
نابینا کی امامت کا شرعی حکم	06	بچہ سچ بولے تو اس کی حوصلہ افزائی کیجیے	14
ایک رکعت میں تین سجدے کر لیے تو کیا حکم ہے؟	06	مسواک کی توہین پر سزا	15
مہرِ نبوّت کہاں تھی؟	07	اپنی اولاد کو دیندار بننے سے مت روکیے	16
نظر لگنے کی وجہ سے تعلّقات ختم کرنا کیسا؟	07	مسلمان کا زندگی گزارنے کا انداز	17
کسی کے بارے میں نظر لگانے کا گمان کرنا کیسا؟	07	”حوضِ کوثر“ کے بارے میں دلچسپ معلومات	18
شیطان کے وسوسوں سے نجات حاصل کرنے کا طریقہ	07	روحانی عملیات کی خواہش رکھنے والوں کے لیے مدنی پھول	19
وسوسوں کا شکار ہونے کی وجہ	08	بیٹیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے والوں کی فضیلت	20
وسوسے اور وہم میں فرق	10	مدنی منے کے لواحقین سے تعزیت اور مدنی پھول	21
دل میں ظہر کی نیت ہو اور زبان سے عصر نکل جائے تو کیا حکم ہے؟	10	صبر اول صدمے پر ہے	22
تایا ابو کی اولاد محرم ہے یا غیر محرم؟	10	بارش روکنے کے لیے جانوروں پر ظلم کرنا کیسا؟	23
خوف نہ رکھ رضا ذرا تُو تو ہے عبدِ مصطفٰے	10	کشتی میں سوار ہونے کی دعا	23

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **''فکرِ مدینہ''** کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پر کرکے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مدنی انعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مدنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل

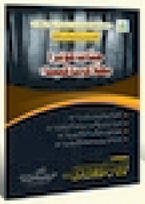
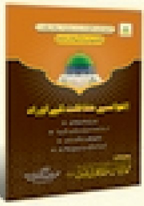
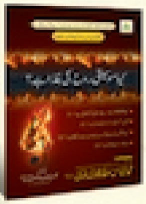

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net